سرکاری رپورٹ

پہلا اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ 21 فروری 1997ء بمطابق 13 شوال 1417 ہجری بروز جمعۃ المبارک

نمبر شمار	فہرست	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۳
۲	ممبرز کا حلف اٹھانا	۵
۳	نئے اسپیکر کا انتخاب	۱۰
۴	نئے ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب	۱۰
۵	اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر صاحبان کو ممبرز کا خراج تحسین	۱۸
۶	(گورنر بلوچستان کا حکم)	۳۶

سرکاری رپورٹ　　　　ساتویں اسمبلی کا پہلا اجلاس

ساتویں بلوچستان اسمبلی کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء بمطابق ۱۳ شوال ۱۴۱۷ ہجری (بروز جمعۃ المبارک) زیر صدارت جناب عبدالوحید بلوچ، اسپیکر، بوقت سوا گیارہ بجے صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا)۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از مولانا عبدالمتین اخوندزادہ:-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ　　　بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

ترجمہ:- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے، بہت مہربان، رحم کرنے والا ہے۔ بدلہ کے دن کا مالک ہے، ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔ ہمیں سیدھے راستہ کی ہدایت دے، ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ ان کا جن پر غضب کیا گیا اور نہ ان کا جو گمراہ ہوئے۔ صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْم

جناب اسپیکر: معزز اراکین اسمبلی السلام علیکم۔ میں اپنی اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے تمام آفیسران اور اہلکاران کی جانب سے تمام نومنتخب اراکین اسمبلی کو جن میں ہمارے پرانے ساتھی بھی شامل ہیں انہیں رکن اسمبلی منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور آپ سب کو اس ایوان میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج پروگرام کے مطابق نومنتخب اراکین اسمبلی حلف عہدہ اٹھائیں گے۔ حلف اجتماعی طور پر ہو گا۔ حلف نامہ تمام معزز اراکین کو مہیا کر دیا گیا ہے۔ اس میں خالی جگہ پر آپ اپنا نام درج فرمائیں اور آخر میں اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔ حلف

اٹھانے کے بعد رجسٹر پر باری باری دستخط کریں جو ایوان میں رکھا گیا ہے۔ اب معزز اراکین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہوکر اجتماعی حلف اٹھائیں۔ لفظ میں کے بعد آپ حضرات اپنا اپنا نام لیں گے۔

(جناب اسپیکر کی معیت میں ہال میں موجود معزز نومنتخب اراکین اسمبلی نے اجتماعی حلف لیا)

جناب اسپیکر اب معزز اراکین اسمبلی سے درخواست ہے کہ وہ آکر رجسٹر پر دستخط ثبت کریں۔ سیکرٹری اسمبلی نام پکاریں گے۔

(سیکرٹری اسمبلی نے ہر معزز رکن کے نام انکے حلقہ وار نمبر کے مطابق پکارے)

اختر حسین خان (سیکرٹری اسمبلی) مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل پی بی ۱ کوئٹہ ۱

(معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر سردار نثار علی پی بی ۲ کوئٹہ ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے)۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر سعید احمد ہاشمی پی بی ۳ کوئٹہ ۳ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے)۔

سیکرٹری اسمبلی مسٹر اللہ داد خیر خواہ پی بی ۴ کوئٹہ ۴۔

(معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر علی محمد نوتیزئی پی بی ۵ چاغی (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر سردار غلام مصطفیٰ ترین پی بی ۶ پشین ۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر محمد سرور خان کاکڑ پی بی ۷ پشین ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر بسم اللہ خان کاکڑ پی بی ۸ قلعہ عبداللہ ا (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی مسٹر بہرام خان اچکزئی پی بی ۹ قلعہ عبداللہ ۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی مسٹر سردار حفیظ لونی پی بی ۱۰ لورالائی ا (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی مولانا امیر زمان پی بی ۱۱ لورالائی کم موسیٰ خیل (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی سردار عبدالرحمان کھیتران پی بی ۱۲ بارکھان (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی مولانا فیض اللہ آخوندزادہ پی بی ۱۳ ژوب کم قلعہ سیف اللہ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی شیخ جعفر خان مندوخیل پی بی ۱۴ ژوب (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی مولانا عبدالواسع پی بی ۱۵ قلعہ سیف اللہ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی میر عبدالجبار پی بی ۱۶ سبی (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
سیکرٹری اسمبلی مولوی نصیب اللہ پی بی ۱۷ سبی کم زیارت (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے ۔)
جناب اسپیکر نوابزادہ حیربیار مری اب حلف اٹھائیں گے ۔ معزز رکن نے جناب اسپیکر کی معیت میں حلف اٹھایا ۔
سیکرٹری اسمبلی نوابزادہ حیربیار مری پی بی ۱۸ کوہلو (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی پی بی ۱۹ ڈیرہ بگٹی (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر جان محمد جمالی پی بی ۲۰ جعفر آباد۔۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر فائق علی جمالی پی بی ۲۱ جعفرآباد۔۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر ظہور حسین خان کھوسہ پی بی ۲۲ جعفر آباد کم نصیر آباد (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی سردار فتح علی عمرانی پی بی ۲۳ نصیر آباد (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر عاصم کرد (گیلو) پی بی ۲۴ بولان کچھی۔۱ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی سردار چاکر خان ڈومکی پی بی ۲۵ کچھی۔۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی نواب ذوالفقار علی مگسی پی بی ۲۶ جھل مگسی (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی سردار بہادر خان بنگلزئی پی بی ۲۷ مستونگ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی پرنس موسیٰ جان پی بی ۲۸ قلات کم مستونگ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی میر اسرار اللہ زہری پی بی ۲۹ قلات (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی وڈیرہ عبدالخالق پی بی ۳۰ خضدار ۱۔ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی سردار محمد اختر مینگل پی بی ۳۱ خضدار ۲۔ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی میر محمد اسلم گچکی پی بی ۳۲ آواران (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی میر عبدالکریم نوشیروانی پی بی ۳۳ خاران (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی سردار محمد صالح بھوتانی پی بی ۳۵ لسبیلہ ۔۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی مسٹر اسد اللہ بلوچ پی بی ۳۶ پنجگور (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی سید احسان شاہ پی بی ۳۷ کیچ ۱۔ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی مسٹر محمد اسلم بلیدی پی بی ۳۸ کیچ ۔۲ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیے)
سیکرٹری اسمبلی مسٹر محمد علی رند پی بی ۳۹ کیچ ۔۳ (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی میر عبدالغفور کلمتی پی بی ۴۰ گوادر (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے ۔)
سیکرٹری اسمبلی ڈاکٹر تارا چند، ہندو اقلیتی نشست (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط

ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر شوکت بشیر مسیح، عیسائی اقلیتی نشست (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

سیکرٹری اسمبلی مسٹر سترام سنگھ، سکھ پارسی اقلیتی نشست (معزز رکن آئے اور رجسٹر پر دستخط ثبت کیئے۔)

جناب اسپیکر پروگرام کے مطابق اراکین اسمبلی مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء بوقت ۳ سہ پہر تین بجے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کا انتخاب عمل میں لائیں گے۔ اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کے لئے پرچہ نامزدگی آج مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۹۷ء کو ایک بجے دوپہر تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کرائے جاسکتے ہیں۔ شکریہ۔

اب اسمبلی کا اجلاس آج بوقت ۳:۰۰ بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔
(گیارہ بجکر پینتالیس منٹ پر اسمبلی کا اجلاس سہ پہر تین بجے تک ملتوی ہوگیا)

(اسمبلی کا اجلاس دوبارہ تین بجکر پندرہ منٹ سہ پہر زیر صدارت جناب اسپیکر وحید بلوچ شروع ہوا)

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ از مولانا عبدالمتین اخوندزادہ:۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم   بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ○

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ○

ترجمہ :- اللہ ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ، زندہ ہے ، سب کو تھامنے والا ، نہ اسے اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند اسی کا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے ، کون ہے جو سفارش کرے ؟ اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر ، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے ، اور جو ان کے پیچھے ہے ، اور وہ نہیں احاطہ کر سکتے اس کے علم میں سے کسی چیز کا مگر جتنا وہ چاہے ، اس کی کرسی سمائے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو ، اس کو ان کی حفاظت نہیں تھکاتی ، اور وہ بلند مرتبہ ، عظمت والا ہے ۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم

جناب اسپیکر ارکان اسمبلی حلف عہدہ اٹھائیں گے اگر کوئی ہو تو ۔ جنہوں نے اب تک حلف نہیں اٹھایا ۔

(کوئی معزز رکن نہیں تھا)

جناب اسپیکر اسپیکر کے عہدے کے لئے صرف ایک پرچہ نامزدگی جناب میر عبدالجبار خان کا موصول ہوا ہے جس کو جناب بسم اللہ خان کاکڑ ، نوابزادہ سلیم اکبر خان بگٹی اور سردار اختر مینگل ارکان اسمبلی نے نامزد کیا ہے ۔ اس طرح اسپیکر کے عہدے کے لئے واحد امیدوار جناب میر عبدالجبار خان ہے لہذا میں اس کو اسپیکر کے عہدے پر بلامقابلہ منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں (ڈیسک بجائے گئے)

اس سے قبل کہ میں ان کو حلف عہدہ دوں میں چند الفاظ آپ دوستوں سے کہنا چاہتا ہوں ۔

بسم اللہ الرحمانِ الرحیم

معزز و محترم ارکان اسمبلی

السلام علیکم ـــــ

میں آپ تمام حضرات کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان کے عوام نے آپ کو اپنی نمائندگی اور سیاسی قیادت کے لئے منتخب کر کے اس باوقار ایوان میں بھیجا ۔ یہاں کے عوام کو آپ کی صلاحیت ، تدبر ، دیانت اور بصیرت پر اعتماد ہے ۔ انہوں نے اس یقین کے

ساتھ آپ کا انتخاب کیا ہے کہ آپ اس ایوان میں بیٹھ کر ان کی نمائندگی کرتے ہوئے ان کے مسائل حل کریں گے۔ ان کی زندگی میں مثبت اور خوشگوار تبدیلیاں لائیں گے اور بلوچستان کو سیاسی، اقتصادی اور سماجی ترقی سے ہمکنار کرنے اور یہاں کے ماحول کو عوامی امنگوں، آرزوؤں اور تمناؤں سے ہم آہنگ بنانے کے لئے تاریخی کردار ادا کریں گے۔ میں معزز ایوان میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں۔

محترم ارکان اسمبلی! اس ایوان کی حیثیت ایک سیاسی ادارہ کی ہے۔ جہاں منتخب سیاسی راہنماؤں کو یہ مواقع حاصل ہیں کہ وہ وطنِ عزیز بلوچستان اور اس کے عوام کو درپیش امور مسائل کی نشاندہی کریں۔ اور ان پر سیاسی انداز میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اور ان پر مشترکہ سوچ و بچار کرکے ان کا موزوں حل دریافت کرتے ہیں۔ اس سیاسی غور و فکر کے نتیجہ میں لازمی قوانین بنائے جانے کا فریضہ بھی اس منتخب ادارہ میں سرانجام پاتے ہیں۔ منتخب ہونے کے بعد ارکان اسمبلی کا کام ختم ہونے کی بجائے ان کی ذمہ داریوں کا ایک اہم، طویل اور محنت طلب سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں روایتی انداز اپنانے، محض وقت گذاری اور اپنے حکمرانی کو طوالب بخشنے کی حکمت عملی اختیار کرنے سے ہمارے عوام کی تسلی و تشفی ہرگز ممکن نہیں۔ بلکہ سیاسی اندازِ فکر و حکمت عملی اپنا کر انہیں درپیش مسائل کی نشاندہی اور ان کے حل کے لئے مثبت اور عملی اقدامات سے ہی انہیں مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ اس ایوان میں آج کے اجلاس کا فائدہ لیتے ہوئے میں آپ حضرات کی توجہ ماضی کے چند ایسے سیاسی و تاریخی حقائق کی طرف مبذول کراتا ہوں جن کا اس معزز ایوان کی تشکیل و قیام سے نہایت گہرا تعلق ہے۔ جس ایوان میں آج آپ حضرات تشریف فرما ہیں یہ ہمیں تحفتاً عطا نہیں کیا گیا ہے بلکہ اس کے قیام کے پسِ منظر ایک طویل منظم، متحرک، دلیرانہ اور قربانیوں سے بھرپور تحریک و جدوجہد کارفرما رہی ہے۔ قیامِ پاکستان کے وقت ہی سے دیگر قومی وحدتوں میں اسمبلیاں پہلے ہی سے موجود تھیں۔ ان کے جمود کو برقرار رکھا گیا۔ مگر بعد ازاں پاکستان میں اپنے انضمام کے باوجود بلوچستان اس حق سے بہرہ ور نہ ہو سکا، شمولیت کی ابتداء ہی سے بلوچستان کے نامور

جمہوریت پسند اور وطن دوست سیاستدانوں نے یہاں کے عوام کے حقوق کے حصول کے لئے آوازیں بلند کیں۔ اور مختلف ادوار میں مختلف وطن دوست، قوم دوست اور جمہوریت پسند سیاسی پارٹیاں اور تنظیمیں تشکیل دیں۔ بلوچستانی عوام کے سیاسی، سماجی اور اقتصادی حقوق و قومی برابری کی حیثیت کے حصول کی خاطر مختلف النوع جدوجہد کی بنیادیں ڈالیں۔ اور ان سیاسی مقاصد کے حصول کے لئے تحریکیں چلائی گئیں۔ ان سیاسی قائدین اور ان کی قیادت میں تشکیل یافتہ پارٹی نے رسوائے زمانہ ون یونٹ کو چیلنج کیا۔ اس کے خلاف اپنے عوام کی بے پناہ حمایت سے جدوجہد کی، جس کی پاداش میں ان سیاسی اکابرین کو ہمہ گونہ اذیتیں اٹھانی پڑیں، انہیں قید و بند اور دیگر ظالمانہ و جابرانہ صعوبتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ سیاسی کارکنوں اور نوجوانوں کو پابند سلاسل رکھا گیا اور انہیں گولیوں اور کوڑوں کا مستحق قرار دیا گیا اور ہماری عورتوں اور بچوں کو بھی یہ مظالم سہنے پڑے، عہد و پیمان اور قسم و قرآن کی تحقیر کر کے ہمارے بزرگ سیاسی اکابرین کو پھانسیاں دی گئیں، جبر و شقاوت کی صورت میں یہ اور اسطرح کی دیگر بہت سی عنایات روا رکھی گئیں۔ مگر حقوق دینے میں ذرا سی پیش رفت نہ کی گئی۔

معزز اراکین میں یہ حقیقت ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہمارے قائدین، کارکنوں اور عوام کی انہی بے پناہ اور شاندار قربانیوں اور جدوجہد کے نتیجے میں ون یونٹ کو زوال آیا۔ بعدازاں ۱۹۷۰ء میں پہلی بار صوبائی حیثیت دیکر بلوچستان کو ایک علیحدہ قومی وحدت تسلیم کیا گیا اور اسطرح اس محترم ایوان کے قیام کا مژدہ سننے کو ملا۔ اس مرحلہ کو اس کے خشتِ اول کا درجہ حاصل ہے۔ ون یونٹ کے زوال کے اعلان کے ساتھ ہی اس ملک میں پہلی بار "ون مین ون ووٹ" کے تحت انتخابات کا اعلان کیا گیا۔ ان انتخابات میں بلوچستان کے عوام نے تحریک کے قائدین اور ان پر مشتمل سیاسی پارٹی کو بطور خراجِ عقیدت زبردست اور واضح اکثریت سے نوازا۔ انہیں اکثریت کے ساتھ منتخب کر کے پہلی بار نمائندہ ایوان کی تشکیل اور اس کی قیادت کا فریضہ سونپا اور آج تک انہیں قربانیوں اور بے مثال و بے داغ سیاسی کردار کی بدولت ہر نام و عنوان اور ہر قدم پر ان کے تائید و حمایت میں پیش پیش رہے ہیں۔

میں یہ حقیقت بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ بہ صورت آمریت کے خلاف شاندار عوامی جدوجہد پر منتج نمائندہ جمہوری ایوانوں کے قیام و تشکیل کے باوجود پاکستانی عوام کو وہ مقاصد حاصل کرنے میں خاطرخواہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی، جن کے لئے یہ وجود میں لائے گئے ہیں۔ اس کی بڑی وجہ ہمارے ہاں جمہوری سوچ و ذہن کا فقدان اور جمہوری عمل کے تسلسل میں بے جا مداخلت و سبوتاژ کی غیر جمہوری و غیر اخلاقی و غیر آئینی کارروائیاں رہی ہیں۔ اس طرح سے اس ایوانوں کی بار بار بے حرمتی اور تحقیر نے عوامی مقاصد کے حصول اور ان کے مسائل کے حل میں مشکلات پیدا کر دی ہیں۔ اور بعض اوقات انہیں ناکامی سے دوچار کر دیئے ہیں۔

ان مذکورہ قومی و صوبائی ایوانوں کے حوالے سے یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۷۳ء میں پہلی بار ملک کو عوامی نمائندوں نے "آئین" بنا کے دیا۔ مگر خود اس "آئین" کے خالق نے اور بعدازاں دیگر قوتوں نے اس کو کبھی قابلِ عمل اور قابلِ تقلید و پیروی نہ سمجھا اور ہر حاکم و آمر نے اس کو یکسر معطل کر دیا۔ یا پھر اس میں حسب منشاء ترامیم کر کے اس کی اصل روح اور اساس کا حشر نشر کر دیا۔ اور المیہ یوں ہے کہ اپنے ان تمام اعمال سیاہ کے لئے بھی اکثر ان محترم و مقدس ایوانوں کی بگڑی ہوئی صورتوں کو استعمال میں لایا گیا جس سے ہمارے عوام کا اپنے نمائندوں اور خود ان نمائندہ قومی اداروں پر سے اعتماد متزلزل ہو گیا۔ جسے بحال کرنے کی اشد ضرورت ہے اور یہ ضرورت آپ نے اور دیگر قومی ایوانوں میں موجود منتخب ارکان نے ہی ترجیحی بنیادوں پر کرنا ہے۔ اسی پر جمہوری نظام و عمل کے استحکام اور استقامت کا دارومدار ہے۔

محترم رفقاء! بلوچستان کے عوام کے سیاسی، سماجی، معاشی، اقتصادی و تعلیمی حقوق اور قومی برابری کے حصول اور ہر طرح کے استحصال و بدعنوانیوں سے پاک معاشرہ کے قیام کے لئے جدوجہد کرنے والی سیاسی قوتوں کے محاذ کے ایک نامور، متحرک اور ہراول حیثیت کے تنظیم اور پارٹی کے ایک ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے میری ذات کا بھی اسی تحریک اور جدوجہد سے

ایک گہرا رشتہ اور اپنی بساط اور صلاحیتوں کے مطابق ایک سرگرم کردار رہا ہے۔ اس تنظیم میں کام کرتے ہوئے میں نے سیاسی اداروں اور forums کے احترام کا درس حاصل کیا ہے۔ سیاسی تربیت کے ساتھ ساتھ ہم نے نظم و ضبط، تنقید برداشت کرنے اور صلح جوئی کی تربیت بھی حاصل کی ہے۔ یہ اوصاف سیاسی رہبری کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ جدوجہد کے کٹھن اور پرخار مراحل سے گذر کر ہم نے سیاسی پختگی حاصل کی ہے۔ اس لئے سبکدوش ہونے والی اسمبلی کے لائق احترام ارکان نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے جب مجھے اس منصب کے لئے جو ہر لحاظ سے جلیل القدر، باوقار اور محترم ہے۔ اور یہ ایک آزمائشی سلسلہ بھی منتخب کیا تو باوجود یہ کہ اس طرح کے ایوان کو باقاعدہ طور پر چلانے کا یہ تجربہ نیا تھا، مگر اپنی سیاسی پس منظر، تربیت اور تجربہ کی بدولت کسی مرحلہ پر مشکل کا سامنا نہ کرنا پڑا اور نہ ہی اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو سمجھنے اور نبھانے میں کوئی قابلِ ذکر دقت محسوس ہوئی۔

اسپیکر کی حیثیت سے اپنی جماعتی وابستگی کے باوجود ہر قسم کی ذاتی، سیاسی اور جذباتی وابستگیوں سے بالا رہ کر ملک کے آئین و قانون، اسمبلی کے قوانین و قواعد اور اعلیٰ ترین پارلیمانی اقدار و روایات کے مطابق اپنے فرائض کی انجام دہی میرا اولین فریضہ اور میرے منصب کا تقاضہ تھا۔ میں نے پورے اخلاص اور دیانتداری کے ساتھ اپنے اس منصب کے تقاضے پورے کرنے کی کوشش کی اور مکمل غیر جانبداری کے ساتھ پارلیمانی، جمہوری عمل کو آگے بڑھانے اور اس ایوان کی مجموعی کارکردگی کو قانون، آئین اور عوامی امنگوں سے ہم آہنگ رکھنے پر توجہ دی۔ اس ضمن میں اس امر کا ذکر کرتا چلوں کہ ملک کے دیگر تمام مقتدر نمائندہ ایوانوں کے مقابلے میں بلوچستان اسمبلی میں مجموعی کارکردگی بہتر اور ارکان اسمبلی کا آپس میں رویہ نہایت شائستہ اور باہمی احترام کا مظہر رہا ہے۔ انہی اقدار کی بدولت اس ایوان کو تقابلی لحاظ سے خصوصی درجہ حاصل رہا ہے۔ اس پرامن شائستہ باہمی احترام اور افہام و تفہیم کے جذبات پر قائم فضا کو ایوان کے اندر برقرار رکھنے کے لئے بعض اوقات قدرے سخت اور وقتی طور پر ناخوشگوار اقدام اٹھانے پڑ گئے تھے۔ شاید میرے ان اقدامات سے متعلقہ رکن اسمبلی یا پھر شاید

ان کی متعلقہ جماعت رنجیدہ اور دلگیر ہو گئے ہوں گے جس کے لئے میں واضح یقین دلاتا ہوں کہ یہ اقدامات اور کارروائی بدنیتی پر ہرگز ہرگز مبنی نہ تھیں ۔ بلکہ اس ایوان کے تقدس اور اسکے روایتی و تاریخی اقدار کی بحالی و برقراری کے لئے یہ امر مجبوری اٹھانے پڑے تھے ۔ توقع کی جاتی ہے کہ ان پر معزز ارکان ملول نہ ہوں گے ۔ اور آئندہ بھی اس ایوان کے اقدار و روایات کا نہ صرف اسپیکر صاحب بلکہ ہر رکن اسمبلی حتی المقدور نگہبانی اور احترام کریں گے ۔ یہ امر بھی قابلِ ذکر ہے کہ نئی منتخب اسمبلی میں سینئر اور تجربہ کار پارلیمنٹرین کے ساتھ نئے ارکان بھی منتخب ہو کر آتے ہیں ۔ ان حضرات سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نئے آنے والے ارکان کی نہ صرف پارلیمانی تربیت میں مدد فرمائیں گے بلکہ ان کے خیالات ، تجاویز اور سفارشات کو سنجیدگی کے ساتھ اور مثبت انداز میں اہمیت دے کر ان کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے ۔

معزز ارکان : آج جن ملکی اور بین الاقوامی ، سیاسی ، جغرافیائی ، معاشی اور اقتصادی پس منظر میں ہمارے جفاکش اور ستم رسیدہ عوام نے آپ کو اپنے دکھوں اور مسائل و مشکلات کا مداوا بنا کر حق نمائندگی بخشا ہے ، میں آپ حضرات کے سامنے ان مصائب کے بارے میں کوئی انکشاف کرنا نہیں چاہتا بلکہ محض یاددہانی کو اپنا فرض سمجھ کر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے عوام بہت ہی مفلوک الحال ، مظلوم اور محرومیت کے شکار ہیں ۔ یہ آپ سے ڈھکی چھپی نہیں ۔ براہ کرم اس ایوان میں زیادہ سے زیادہ وقت دیں ، غور و فکر فرمائیں ، قانون سازی میں بھرپور حصہ لیں ، بحث برائے بحث اور مخالفت برائے مخالفت سے گریز ہی نام ہے وقار و شائستگی کا ۔ میں نہایت معذرت و انکساری کے ساتھ التماس کرتا ہوں کہ جو وعدے وعید آپ نے یا آپ کی جماعت کے منشور کے حوالے سے کی گئی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو عمل کر دکھانے کا موقع فراہم کر دیا ہے ۔ اس موقع سے فائدہ اٹھائیے اور بلوچستان کی قومی وحدت اور اس کے عوام کی عملی خدمت کے لئے اس ایوان میں اپنی موجودگی کو غنیمت اور فیض بخش بنانے کی پوری پوری سعی فرمائیے ۔ عوام نے اپنی مقدر کی رسی آئندہ پانچ سال کے لئے آپ کے ہاتھوں دی ہے ۔ اس مقدر کو خوشگوار اور تعمیری طور سے بدلنا آپ کا کام ہے ۔ اللہ تعالیٰ

آپ کی مدد فرمائے ۔ آمین ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے اکثر حضرات کی اپنی پارٹی کے توسط سے سیاسی و انتظامی تربیت بھی ہو چکی ہے ۔ اس لیئے یہ کہنا بے جانہ ہو گا کہ آپ بہتر نمائندگی اور خدمت کر سکیں گے کیونکہ آپ نہ صرف عوامی عدالت میں بلکہ اپنی اپنی پارٹی کے اداروں اور قائدین کو بھی جوابدہ ہونگے ۔ ہماری دعائیں اور عوام کی نیک تمنائیں آپ کی رہنمائی کریں گے ۔

حضرات ! جہاں تک ۱۹۹۳ ء میں منتخب ہونے والی اسمبلی کا تعلق ہے اس کی کارکردگی ایوان میں منظور کیئے گئے قوانین کے حوالے سے بیان کرنے سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس ایوان نے عوام کے جمہوری حقوق کی حفاظت اور جمہوری طرزِ عمل ، اقدار اور روایات کے استحکام کے سلسلے میں اپنا کردار نہایت محنت اور جمہوری و سیاسی جذبے کے ساتھ ادا کیا۔ صوبے کے عوام کی نمائندگی اور ان کے مفادات کی حفاظت کی پوری پوری کوشش کی ۔ خدا ہماری ان کاوشوں کو قبول فرمائے ۔ ان کاوشوں کے ضمن میں نہایت اختصار سے یہ بیان کرنا لازمی ہے کہ اکتوبر ۱۹۹۳ ء سے اکتوبر ۱۹۹۶ ء تک کے تین سالوں کے دوران بلوچستان اسمبلی نے اٹھارہ بلوں کی منظوری دے کر انہیں قوانین کی حیثیت دی ، (۲۶) چھبیس تحاریک استحقاق اور (۴۵) پینتالیس تحاریک التواء کو اجلاس میں نمٹایا ۔ صوبے اور اس کے عوام کے مفادات کی حفاظت کے لئے (۶۶) چھیاسٹھ سرکاری و غیر سرکاری قراردادوں کی منظوری دی ۔ اس کے علاوہ اراکین اسمبلی کے (۴۰۰) چار سو سوالات کے جوابات پیش کیئے گئے اور وقتاً فوقتاً درپیش آنے والے اہم مسائل کے سلسلے میں اپنی ذمہ داریاں پوری کیں ۔ مذکورہ امور کے علاوہ بطور اسپیکر ہم نے اس ایوان کو بین الاقوامی و پارلیمانی forum پر متعارف کرانے کی اپنی محدود وسائل و دسترس کے باوجود کافی کوششیں کیں ۔ جس میں خاطر خواہ کامیابی بھی حاصل ہوئی ۔ اندرون ملک ہر ملکی و بین الصوبائی سپیکرز اجلاس اور پارلیمانی اجلاس ، کانفرنسوں میں بھرپور نمائندگی کر کے ایوان کی کارکردگی کو اجاگر کرنے کے علاوہ بین الاقوامی پارلیمانی کانفرنسز اور سیمینارز وغیرہ میں شرکت و نمائندگی کر کے اس نو عمر ایوان کو وقار کے ساتھ ان

پارلیمانی اداروں میں متعارف کرایا۔ میری بطور اسپیکر نمائندگی میں ۹ اکتوبر ۱۹۹۶ء کو کینیڈا میں منعقدہ "کامن ویلتھ پارلیمنٹیرین ایسوسی ایشن" میں ایوان کو رکنیت حاصل ہوئی جسکے نتیجے میں صوبائی اراکین اسمبلی کو دیگر جمہوری ممالک کے پارلیمنٹیرین سے مل بیٹھنے، گفتگو کرنے اور ان کے پارلیمانی و جمہوری تجربات اور کاوشوں کے بارے میں آگاہی کے مواقع حاصل ہو گئے ہیں۔ علاوہ ازیں کولمبو (سری لنکا) اور کوالالمپور (ملائیشیا) میں اکتالیسویں اور بیالیسویں C.P.A. کانفرنس میں بلوچستان اسمبلی کی بھرپور نمائندگی کی گئی۔ آسٹریلیا میں منعقدہ C.P.A. کانفرنس میں بھی نمائندگی کرتے ہوئے متمدن اور ترقی یافتہ پارلیمانی اداروں کے وفود اور اراکین سے استفادہ حاصل کرنے کے مواقع حاصل کیے گئے۔

محترم حضرات! آخر میں اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے عنایت کردہ اس اعزاز پر اپنے اس عاجزانہ انبساط کا اظہار کرتا ہوں کہ اس ذات نے مجھے اس ایوان میں تین سال تک خدمات کرنے کا موقع دیا اور اس بات پر بھی کہ آج ایک منتخب ہاؤس سے مخاطب ہونے کا اعزاز بخشا۔ میں نومنتخب اسپیکر جناب میر عبدالجبار خان کو ان کے انتخاب پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ عوام کی امیدوں پر پورا اتریں اور اپنی بہترین صلاحیتوں کے ساتھ صوبے اور اس کے عوام کی شاندار خدمت کرکے سرخروئی حاصل کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں ایوان کے معزز ارکان اور بلوچستان کے لائق اور باصلاحیت آفیسران اور اہلکاران کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں امید کرتا ہوں کہ معزز ایوان نئے اسپیکر صاحب کی رہنمائی میں آئندہ بھی اپنی اعلیٰ روایات و اقدار کو قائم رکھے گا اور انہیں مزید استحکام دے گا۔ میں آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں۔

شکریہ ____ بلوچستان زندہ باد پاکستان پائندہ باد

(اس موقع پر سابقہ اسپیکر جناب وحید بلوچ صاحب نے نومنتخب اسپیکر میر عبدالجبار صاحب سے حلف لیا)

____ (جناب میر عبدالجبار صاحب اسپیکر کی کرسی پر متمکن ہوئے)

جناب اسپیکر ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کے لئے صرف ایک پرچہ نامزدگی جناب مولوی نصیب اللہ خان کا موصول ہوا جن کو جناب مولانا اللہ داد خیرخواہ، مولانا امیر زمان اور سردار فتح علی عمرانی نے نامزد کیا ہے۔ اس طرح ڈپٹی اسپیکر کے عہدہ کے لئے واحد امیدوار جناب مولوی نصیب اللہ خان ہے لہذا میں ان کے ڈپٹی اسپیکر کے عہدے پر بلامقابلہ منتخب ہونے کا اعلان کرتا ہوں ـــــ (ایوان میں معزز اراکین نے تالیاں بجائیں)

اب میں جناب مولوی نصیب اللہ سے گذارش کرونگا کہ وہ یہاں آکر ڈپٹی اسپیکر کے عہدہ کا حلف اٹھائیں۔

(مولوی نصیب اللہ صاحب آئے اور جناب اسپیکر (میر عبدالجبار صاحب) کے معیت میں ڈپٹی اسپیکر کے عہدے کا حلف لیا)

جناب اسپیکر میں معزز ارکان سے گذارش کرونگا کہ اگر کسی معزز رکن نے اپنے خیالات کا اظہار فرمانا ہو تو فرما سکتے ہیں۔ نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی صاحب۔

نوابزادہ سلیم اکبر بگٹی جناب اسپیکر سب سے پہلے تو میں اپنے اور اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کو بلامقابلہ اسپیکر منتخب ہونے پر اور مولانا صاحب کو ڈپٹی اسپیکر منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور امید کروں گا کہ آپ سب اراکین اسمبلی کو اسی طرح ساتھ لیکر چلیں گے اور اسی طرح ان سے انصاف کریں گے جیساکہ سبکدوش ہونے والے اسپیکر وحید بلوچ نے انہیں ساتھ لیکر چلا تھا۔ شکریہ۔

جناب اسپیکر میر عبدالکریم نوشیروانی صاحب۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب اسپیکر و جناب ڈپٹی اسپیکر، مولانا صاحب، ممبران اسمبلی السلام وعلیکم! جناب میں آپ کو اور مولانا صاحب کو بلوچستان نیشنل موومنٹ کی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نے آپ کو اسلئے بلامقابلہ چھوڑا ہے یہ نامنیشن فارم ہے ہم نے اور ہمارے ساتھیوں نے فیصلہ کیا تھا کہ یہ نامنیشن فارم ہمارا چونکہ جمہوری حق تھا۔ چاہے ہم ایک ممبر ہوں اسوقت ہم

سولہ میں بلکہ ہم نے فیصلہ کیا تھا نامینیشن جمع کرائیں گے ۔ بلوچستان کی روایت بلوچستان کا کلچر ہم نے دیکھ کر فیصلہ کیا کہ ہم کیوں پہل کریں ہم نے اس کو جمع کرنے کی بجائے ہم نے آپ کو بلامقابلہ منتخب ہونے کا موقع دیا اور ہم امید کرتے ہیں کہ پارلیمانی روایات اور بلوچستان کے کلچر اور اس معزز فورم کو آسان طریقے سے چلائیں گے اور ساتھ ساتھ میں مولانا صاحب سے بھی گذارش کرونگا کہ وہ بھی آپ کے نقش قدم پر چلیں گے کیونکہ ہم یہ نہیں چاہتے اور ہماری گذارش ہے کہ آپ اس ادارے میں پارلیمانی روایات کو مدنظر رکھ کر اس کو احسن طریقے سے چلائیں گے بلکہ ہم نے آج یہ فیصلہ کیا کہ آپ اس روایت کے مطابق ہمیں ساتھ لیکر چلیں گے کیونکہ جمہوریت میں جیو اور جینے دو کے دو راستے ہیں ۔ آپ خود بھی جیئیں گے ہمیں بھی جینے کا حق دیں گے ۔ اور امید کرتے ہیں کہ آپ ون وے ٹریفک نہیں چلائیں گے اور ہم مولانا صاحب سے بھی یہی امید رکھتے ہیں کہ جمعیت کے پلیٹ فارم Plat Form سے ہٹ کر ڈپٹی اسپیکر کا عہدہ چلائیں گے ۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل جناب اسپیکر صاحب اور محترم ممبران صوبائی اسمبلی جناب ڈپٹی اسپیکر میں اپنی پارٹی پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کی طرف سے اپنے پارٹی کے رہبران، اپنے پارٹی کے ممبران اور اپنے قوم پشتون اور تمام صوبے کے جمہوری عوام کی طرف سے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ کو اس صوبے کے عوام نے یہاں منتخب کیا تاکہ آپ اس صوبے کی سیاسی اقتدار کے ذریعے اس صوبے کی سیاسی، معاشی، سماجی حقوق کا تحفظ بھی کریں اور اس صوبے کو ترقی بھی دینگے ۔ ایسی صورت میں جناب اسپیکر ہمارے اس اسمبلی کے سبکدوش ہونے والے اسپیکر نے تاریخ مختصر الفاظ میں بیان کی لیکن انہوں نے کچھ چیزوں کا ذکر نہیں کیا۔ ان کو جنرل ٹرمز General Terms میں رکھا، وہ یہ ہے جناب اسپیکر صاحب کہ ہمارے ہاں اس صوبے کے تاریخی فیکٹس Socio Historical Facts ہیں۔ ہمارے رہبران نے مل کر انگریز کے خلاف جدوجد کی اور ہمارے لئے قومی اور جمہوری اقدار حاصل کرنے کے لئے مشکلات سے دو چار ہیں اس میں یہاں ہمارے اسپیکر صاحب نے نام نہیں لئے میں لونگا ۔

خصوصی طور پہ خان عبدالصمد خان اچکزئی، میر بزنجو صاحب یہ ان کے راہنما تھے اور یہ دو قوموں کی نمائندگی کرتے تھے۔ انگریز کو جس طرح یہاں سے نکالا گیا اس کے بعد ہمارے اس ملک پاکستان میں ایسے حالات بنے کہ اس پہ افسوس کیا جا سکتا ہے کہ اس میں ہمارے ملک کے حقائق کے خلاف ہمارے ملک میں یہ ملٹی نیشنل ملک ہے۔ اس میں پشتون، بلوچ، سندھی، پنجابی اور یہاں اس کے جمہور رہتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیئے تھا کہ یہاں ایک ایسا آئین بناتے کہ وہ ان تمام حقائق کو رفلیکٹ Reflect کرتے اور ان مسائل کو حل کرتے لیکن بدقسمتی یہ ہوئی کہ نہ وہ آئین بن سکا ان صوبوں کے مطابق اور نہ ملک کے عوام کو یہ موقع دیا گیا کہ وہ اس کو صحیح معنوں میں بنا سکتے اور اس طرح یہ جو آج پاکستان جس بحران میں ہے اس کے اسباب وہاں سے ہیں۔ بعد میں ون یونٹ کی تشکیل ہوئی اور ون یونٹ کے خلاف بھی ہمارے نمائندوں نے قربانیاں دیں اور جیسا کہ آپ نے یہاں فرمایا جناب اسپیکر صاحب! سبکدوش ہونے والے اسپیکر نے فرمایا کہ یہاں بڑی مشکلات ہمارے لوگوں کو درپیش ہوئی اس کے بعد عوام کی قربانیوں سے یہاں ون یونٹ Distingrate کیا گیا لیکن اس میں جو کچھ ہوا لیکن ہم پشتون قوم کو اس اصول کے مطابق نہیں دیئے گئے جس اصول کے مطابق ملک کے دوسری رہنے والی قوموں کو دی گئی اور یہ صوبہ ۱۹۷۰ء کو قائم کیا گیا اور اس کے کچھ حقائق ہیں۔ حقائق بالکل یہ ہیں کہ یہ دو قوموں کا صوبہ ہے۔ اسے میں ... آج اس طرح لونگا کہ آپ سمجھیں کہ ہم زیرو سے شروع کریں گے۔ نئی ابتداء کرتے ہیں۔ اسوقت بھی اگر ہماری لیڈر شپ ہماری صوبے کے حقائق کو تسلیم کرتے اور اس صوبے کو چلاتے تو ہم سمجھتے ہیں کہ برابری کی بنیاد پہ بھائی چارہ قائم ہو۔ جمہوریت کے اہم اصولوں کے مطابق ہماری زندگی چلے لیکن جو کچھ ہوا ہے اور تمہی کے بغیر میں یہ کہونگا کہ لاہور کی طرف سے بھی حکمرانوں یعنی آپ نے دیکھا کہ ہمارے صوبے نے بھی اس نے بھی سفر Suffer کیا ہے اور تمام ملک نے بھی سفر Suffer کیا۔ ایسے حالات میں ہم یہ سمجھتے ہیں ہم تمام پارٹیوں کو مبارکباد دیتے ہیں۔ تمام ممبران کو مبارکباد دیتے ہیں۔ جناب اسپیکر کو مبارکباد دیتے ہیں۔ جناب ڈپٹی اسپیکر کو مبارکباد دیتے ہیں۔ لیکن یہ مبارکباد